مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
03 جولائی، 2026ء (بمطابق: 17 مُحرَّم شریف، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ: 04، سورۂ نساء: 19)

آزمائش اور اس کی حکمتیں

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. اِک اور کَرْبَلا تھی، اُس کَرْبَلا کے بعد — صفحہ: 03
✿.. زَید بن علی محبوبِ مصطفےٰ ہیں — صفحہ: 04
✿.. حضرت زید کی صِدِّیق و عمر سے محبّت — صفحہ: 08
✿.. بڑے درجے، بڑی آزمائش — صفحہ: 17

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُالْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے سب آخری نبی صَلَّی اللہُ علیہِ وآلِہٖ وسَلَّم کا فرمان عالی شان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاُمَّتِیْ فِی الصَّلَاۃِ عَلَیَّ اَفْضَلَ الدَّرَجَاتِ

ترجمہ: فرمان آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ پاک نے میری اُمّت کے لیے مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنے کے بدلے اعلیٰ درجات رکھے ہیں۔ (1)

ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے | دَم بدَم اور بار بار دُرود
کون جانے دُرود کی قیمت | ہے عجب دُرِّ شاہوار دُرود
مومنو! آپ پر پڑھے جاؤ | باادب اور باوقار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

فَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾

(پارہ:4، سورۂ نساء:19)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وآلِہٖ وسلَّم، صفحہ:122 ملتقطاً۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ: 4، سورۂ نِساء کی آیتِ کریمہ کا ایک حِصّہ سننے کی سعادت حاصِل کی ہے، بہت آسان مفہوم والی مگر بہت گہری آیتِ کریمہ ہے۔ اس آیتِ کریمہ سے ہمیں زندگی گزارنے کے لیے کیا کیا اَسباق سیکھنے کو ملتے ہیں، یہ جاننے سے پہلے ایک تاریخی واقعہ آپ کو سُنانا ہے۔

اِک اور کَربلا تھی، اُس کَربلا کے بعد

شاید بہت سارے اِسلامی بھائیوں کے لیے یہ نئی مَعلومات ہوں گی کہ **کربلا کے بعد بھی ایک کربلا ہوئی تھی** یعنی ایک تو وہ کَربلا ہے، جس میں ❁ حضرت علی اکبر رحمۃُ اللہِ علیہ شہید ہوئے ❁ حضرت علی اَصغر رحمۃُ اللہِ علیہ کے گلے پر تیر چلایا گیا اور ❁ امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے بے مثال ولازوال قربانی دے کر دِینِ اِسلام کو نئی تازگی بخشی۔ لیکن اَہْلِ بیتِ پاک کی قربانیوں کا یہ سلسلہ یہیں تھم نہیں گیا تھا، **اس کربلا کے بعد اِک اَور بھی کربلا ہوئی تھی**۔ مُنیر نیازی نے کہا تھا نا:

اِک اَور دریا کا سامنا تھا مُنِیرؔ مجھ کو | میں ایک دَریا کے پار اُترا تو میں نے دیکھا

وضاحت: دَریا یعنی غَم، مشقت، پریشانی، آزمائش۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قربانیوں کی ایک داستان رقم کی ہی تھی، لگا تھا کہ اب مصائِب و آلام ختم ہو جائیں گے مگر جیسے ہی ان آزمائشوں سے نکلے تو آزمائشوں کا ایک اور سلسلہ سامنے کھڑا تھا۔

اُس مشہور کَربَلا کے بعد اِک اور کربلا تھی؛ ❁ وُہی عاشُوراء کا دِن ❁ وہی اَہلِ بیتِ پاک ❁ وُہی کوفہ، وہی اَہلِ کوفہ کی بے وفائی ❁ وہی یزیدی تختِ حکومت اور وہی اس کے ظُلم و ستم... فرق تھا تو صِرف تاریخ کا اور اَفراد کا... ❁ پہلے کربلا میں قربانی دینے والے امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ تھے، دوسری کَربَلا میں آپ کے پوتے حضرت زید بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ تھے ❁ پہلے کوفہ کا گورنر ابنِ زیاد تھا، اس بار یُوسُف بن عَمرو تھا ❁ پہلے تختِ حکومت پر یزید پلید بیٹھا تھا، اس بار ہشام بن عبد الملک بَراجمان تھا۔ یہ واقعہ کیا ہوا، ذرا اِس کی تفصیلات میں چلتے ہیں:

حضرت زَید بن عَلِی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مختصر تعارُف

حضرت زَید بن عَلِی، حضرت علی اَوْسَط یعنی امام زَینُ العابدین کے شہزادے اور امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہم کے پوتے ہیں۔[1] بہت ہی باکمال عالِمِ دِین، مفسرِ قرآن اور مُحَدِّث تھے۔ کروڑوں حنفیوں کے امام، امامِ اعظم اَبُو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ آپ کے شاگرد ہیں۔[2]

آپ اندازہ کیجیے! جن کے شاگرد ایسے باکمال ہیں، خُود حضرت زید رحمۃُ اللہِ علیہ کس شان و عظمت کے مالِک ہوں گے۔

زَید بن علی محبوبِ مصطفےٰ ہیں

صحابیٔ رسول ہیں؛ حضرت زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ عنہ۔ انہیں پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے اپنا مُنہ بولا بیٹا بنایا تھا، یہ واحِد صحابی ہیں، جن کا نامِ پاک قرآنِ کریم میں ذِکر کیا گیا ہے۔[3] **حدیث شریف میں ہے:** ایک دِن رسولِ اَکرَم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم

1... تاریخ کبیر، رقم: 1341، زید بن علی... الخ، جلد: 3، صفحہ: 336۔

2... ابو حنیفۃ حیاتہ و عصرہ آراؤہ الفقہیۃ، صفحہ: 64۔

3... مرآۃ المناجیح، حالات صحابہ و تابعین، جلد: 8، صفحہ: 28۔

نے انہیں دیکھا تو رَو دیئے! اور فرمایا:

اَلْمَظْلُوْمُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِیْ سَمِیُّ هٰذَا

ترجمہ: میرے اَہْلِ بیت میں سے ایک مَظْلُوم ہو گا، جس کا نام بھی اِس (یعنی زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) کے نام پر ہو گا۔

وَ الْمَقْتُوْلُ فِی اللهِ وَ الْمَصْلُوْبُ مِنْ اُمَّتِیْ سَمِیُّ هٰذَا

ترجمہ: اسی نام کا وہ مظلوم اللہ پاک کا کلمہ بلند کرتے کرتے شہید ہو گا اور اُسے سُولی دے دی جائے گی۔

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے فرمایا:

اُدْنُ مِنِّی يَا زَيْدُ، زَادَكَ اللهُ حُبًّا عِنْدِیْ فَاِنَّكَ سَمِیُّ الْحَبِيْبِ مِنْ وَّلَدِیْ زَيْدٍ

اے زید بن حارثہ! میرے قریب آ جاؤ! اللہ پاک میرے دِل میں تمہاری محبّت بڑھائے، بیشک تمہارا نام میری اَوْلاد میں سے **میرے محبوب زَید** کے نام پر ہے۔[1]

نامِ زَید کو بُرا نہ کہو...!!

بعض تاریخ کی کتابوں میں یہ روایت لکھی ہے: جب امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مکے سے کوفہ کی طرف جا رہے تھے، راستے میں ایک مقام پر پڑاؤ کیا، قریب ہی ایک گاؤں تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اپنے غُلام سے فرمایا: جاؤ! گاؤں سے جا کر بکری خرید لاؤ! غُلام جا کر بکری خرید لایا، واپس آ کر ذَبح کی اور گوشت پکانے کی تیاری شروع ہو گئی۔ اتنے میں وہ شخص جس سے بکری خریدی گئی تھی، وہ بھی پیچھے پیچھے پہنچ گیا۔ جب

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:19، صفحہ:458۔

اُس نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دیکھا تو اس کے دِل میں لالچ آ گیا، سوچا کہ سخی گھرانہ ہے، کیوں نہ کچھ پیسے کما لُوں، کہنے لگا:

یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللہ! ھٰذَا اِشْتَرٰی شَاتِی فَذَبَحَھَا وَ لَمْ یَدْفَعْ اِلَیَّ الثَّمَنَ

ترجمہ: یعنی اے شہزادۂ رسول...!! آپ کے اس غُلام نے مجھ سے بکری لے کر ذبح تو کر دی ہے مگر مجھے بکری کی قیمت نہیں دِی۔

یہ سُن کر امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جلال میں آ گئے، فوراً غُلام کو بُلایا، پوچھا: کیا اس کو قیمت نہیں دی؟ عرض کیا: میں نے تو دِی ہے، میرے پاس گواہ بھی موجود ہیں، غُلام نے فوراً گواہ حاضِر کر دیئے!

اب مُعَاملہ صاف ہو گیا تھا، وہ شخص جو بظاہِر پیسے بٹورنا چاہ رہا تھا، وہ پھنس گیا۔ اب اُس نے عرض کیا: عالی جاہ...!! میں نے دیکھا کہ شہزادۂ رسول ہیں، سخاوت ہی فرمائیں گے، اس لیے لالچ میں آ کر اِلزام لگا بیٹھا۔ یہ سُن کر امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو تَرس آیا اور اسے کچھ اضافی رقم دینے کا فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہنے لگا: زَید۔ پہلے چُونکہ اس کا جُھوٹ پکڑا جا چکا تھا، چنانچہ نام بتانے کے ساتھ ہی بولا:

مَا بِالْمَدِیْنَةِ اَکْذَبُ مِنْ رَجُلٍ اِسْمُهٗ زَیْدٌ

ترجمہ: یعنی حُضُور! شہر میں سب سے بڑا جھوٹا زَید ہی ہے۔

امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اس کی بات سُن کر مسکرا دیئے! پِھر فرمایا:

یَا بُنَیَّ لَا تُعَیِّرْهُ بِاسْمِهٖ

ترجمہ: بیٹا! لفظ **زید** استعمال کر کے اس کی بُرائی مت کرو!

اب حدیث شریف سُنائی، فرمایا: میرے والِد محترم مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ مولیٰ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ عنقریب ہماری اَوْلاد میں سے زَید نامی ایک شخص ہو گا، وہ بھی اپنے وقت کے یزید کے سامنے کلمۂ حق بلند کرے گا، پھر بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا جائے گا۔

فَلَا یَبْقٰی فِی السَّمَآءِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ اِلَّا تَلَقّٰی رُوْحَهٗ لِیَرْفَعَهٗ اَهْلُ كُلِّ سَمَآءٍ اِلٰی سَمَآءٍ

پس جب حضرت زید رحمۃ اللہِ علیہ کو شہید کیا جائے گا تو آسمان کے سب مقرَّب فرشتے، سبھی انبیائے کرام علیہمُ السَّلام اُس کی رُوح کے استقبال کے لیے تشریف لائیں گے اور اُس کی رُوح آسمانوں کی طرف اُٹھالی جائے گی۔[1]

دوسری کربلا کا واقعہ

پیارے اسلامی بھائیو! آپ غور فرمائیے! یہ حضرت زید بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ کس شان کے مالِک تھے...!! 122 ہجری یعنی امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی شہادت سے ٹھیک 62 سال بعد کا واقعہ ہے،[2] حضرت زید بن علی رحمۃ اللہِ علیہ مدینۂ پاک میں رہتے تھے، آپ کو مَعْلُوم ہوا کہ وقت کا یزید یعنی ہشام بن عبد الملک پہلے والے یزید کی طرح دِین میں بگاڑ پیدا کرنے کی ناپاک کوششیں کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا:

وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَحِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِذَا لَقِیْتُهٗ وَلَمْ آمُرْ اُمَّتَهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ

---

1 ...مقتل الحسین للخوارزمی، جز:2، صفحہ:130۔
2 ...طبقات الکبریٰ، رقم:2415، سلمہ بن کھیل الحضرمی، جلد:6، صفحہ:314 ماخوذاً۔

اَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

ترجمہ: خُدا کی قسم! میں اس بات سے حیا کرتا ہوں کہ اُمت کو نیکی کی دعوت دیئے بغیر، بُرائی سے منع کیے بغیر وفات پاکر رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کے سامنے پہنچوں۔[1]

چنانچہ آپ رحمۃ اللہِ علیہ نے نیکی کی دعوت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آہ! کوفہ والے جو پہلے امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ بے وفائی کر چکے تھے، اب کی بار انہوں نے بڑے پکّے وعدے کیے، اب کی بار خط نہ لکھے، خُود چل کر حضرت زید بن علی رحمۃ اللہِ علیہ کی خِدمت میں پہنچے، بیعت کی، بہت یقین دِلائے۔ مگر افسوس! جب آپ رحمۃ اللہِ علیہ کوفہ تشریف لے آئے۔ عین وہ وقت جب آپ نے کلمۂ حق بلند کرنے کا اِرادہ فرمایا تھا، اس سے ایک ہی دِن پہلے انہوں نے بے وفائی کا بہانہ گھڑ لیا۔

حضرت زید کی صِدّیق و عمر سے محبّت

ان بے وفاؤں نے حضرت زید بن عَلِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: آپ حضرت ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللہُ عنہما) کے مُتَعلّق کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟ فرمایا:

اَتَوَلَّاهُمَا وَ اَبْرَءُ مِمَّا يَبْرَءُ هُمَا

ترجمہ: میں حضرت صِدّیق و حضرت فاروق رَضِیَ اللہ عنہما سے محبّت رکھتا ہوں اور جو اُن سے بیزار ہو، میں اس سے بیزار ہوں۔

کوفہ والوں نے جب آپ رحمۃ اللہِ علیہ کا جواب سُنا تو بولے: پھر ہم آپ کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ یہ کہہ کر سب نے اپنے وعدے توڑ دیئے اور عین وقت پر بے وفائی کر

[1]... مقتل الحسین للخوارزمی، جز:2، صفحہ:122۔

دِی۔[1] اب حضرت زید رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ صِرف 200 افراد باقی رہ گئے تھے۔

آخر وُہی 10 مُحرَّم کا دِن تھا، یُوسُف بن عَمرو نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے پوتے حضرت زید بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ کو اسی بے دردی کے ساتھ شہید کر ڈالا۔[2] جس بے دردی سے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کو شہید کیا گیا تھا۔

اس بدنصیب نے ایک اور ظُلم جو کمایا، وہ یہ تھا کہ حضرت زید رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھیوں نے آپ کو کسی محفوظ جگہ پر دَفن کر دیا تھا مگر بدبخت یزیدیوں کو چین نہ آیا، یُوسُف بن عَمرو نے آپ کا مزارِ پاک ڈھونڈا، جِسمِ پاک کو نکالا اور کوفہ کے چوراہے میں لٹکا دیا۔[3] بعض روایات میں ہے: آپ کے جسمِ پاک سے کپڑے اُتار لیے گئے تھے مگر خُدا کی قدرت کہ آپ کا جسمِ پاک بے لباس نہ رہے، اس لیے مکڑی نے آپ کے پُورے بدن مبارَک پر جالا تَن کر اُسے ڈھانپ دیا۔[4] کافِی عرصہ جِسمِ پاک یہاں لٹکا رہا، پھر یہاں سے اُتار کر نذرِ آتش کر دیا گیا۔[5] اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

گھر لٹانا جان دینا، کوئی تم سے سیکھ جائے
جانِ عالَم ہو فدا! اے خاندانِ اَہْلِ بیت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تاریخ اِبْنِ عساکر، جلد:19، صفحہ:464۔
2 ...طبقات الکبریٰ، رقم:2415، سلمہ بن کھیل الحضرمی، جلد:6، صفحہ:314 ماخوذاً۔
3 ...مراۃ الزمان فی تاریخ الاعیان، جلد:11، صفحہ:161۔
4 ...تاریخ اِبْنِ عساکر، جلد:19، صفحہ:479۔
5 ...مراۃ الزمان فی تاریخ الاعیان، جلد:11، صفحہ:162۔

آزمائشیں بلند مقام دِلاتی ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! یہ اَہلِ بیتِ پاک ہیں، اس دھرتی پر سب سے افضل و اعلیٰ گھرانے والے ہیں۔ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السّلام اس خاندان کے مُتعلِّق فرماتے ہیں:

قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ اَجِدْ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَرَ بَيْتًا اَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِيْ هَاشِمٍ

ترجمہ: میں نے زمین کے مَشْرِق و مَغْرِب چھان ڈالے مگر مُحَمَّد صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے افضل کوئی انسان اور بنوہاشم کے گھر سے افضل کوئی گھر نہیں دیکھا۔[1]

یہی بولے سدرہ والے، چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا[2]

اللہُ اکبر! یہ سب سے افضل تَرِین گھرانہ ہے مگر تکلیفیں دیکھیے...!! آزمائشیں دیکھیے...!! ایسی مشکلات کہ میں اور آپ تو ان کا تَصَوُّر بھی نہیں کر سکتے۔

آیئے! جنّت میں تشریف لے چلیے!

ہمارے ہاں ایک سوچ پائی جاتی ہے: 5 بھائی ہیں، ان میں سے ایک دِین کے رستے پر لگا ہوا ہے تو باقی 4 مطمئن ہو جاتے ہیں کہ چلو! ایک لگا ہوا ہے نا، وہی کافی ہے، باقی اپنی دُنیاداری میں لگے رہتے ہیں ❁ ایک بھائی نے عالم کورس کر لیا، بس کافی ہے، باقی دُنیاوِی علوم پڑھ لیں

---

1 ...معجم اوسط، جلد:4، صفحہ:373، حدیث:6285۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ:363۔

گے ❁ ایک بھائی قافلوں میں سَفَر کرتا ہے، بَس کافی ہے، باقی کام کاج دیکھ لیں گے۔

آپ اَہْلِ بیتِ پاک کی شان دیکھیے! کوئی صدیاں نہیں گزریں، ابھی صِرْف 62 سال کا عرصہ گزرا ہے، حضرت زید بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ نہیں سوچا کہ ❁ میرے چچا علی اصغر ❁ تایا جان حضرت علی اکبر ❁ میرے دادا جان امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ اتنی بڑی قربانی دے تو چکے ہیں، دِین کی راہ میں جو کچھ بن پڑتا تھا، کر تو چکے ہیں، اب مجھے تاریخ دہرانے کی کیا ضرورت ہے؟ نہیں...!! نہیں! آپ کی یہ سوچ تھی کہ پہلے بھی ہم ہی نے قربانی دی تھی، دوبارہ ضرورت پیش آئی ہے تو اس بار پھر ہم ہی قربانی دیں گے۔

چنانچہ آپ نے بھرپُور استقامت کے ساتھ قربانی پیش کی، نتیجہ کیا نکلا، مقام کیا مِلا...؟ **امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے بقول:** جب آپ کی رُوحِ پاک جسمِ مقدّس سے جُدا ہوئی تو آسمانوں کے مقرّب فرشتے رُوحِ پاک کے استقبال کے لیے حاضِر ہو گئے۔

سُبْحٰنَ الله! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ شانِ اَہْلِ بیت ہے...!! اور یہ اُن کی قربانیاں ہیں۔ اَہْلِ بیتِ اطہار کی اِن پاکیزہ قربانیوں سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ **بڑے رُتبے، بڑے آزمائشوں سے گزر کر ہی ملا کرتے ہیں۔**

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

یہی وہ بات ہے، جو اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اِرْشاد فرمائی، ہم نے ابتدا میں آیتِ کریمہ سُنی تھی، اللہ پاک نے فرمایا:

فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا (پارہ:4، سورۂ نساء:19)	**تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرْفَان :** تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو۔

یعنی ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی بات، کوئی واقعہ، کوئی چیز تمہیں بظاہِر اچھی نہ لگ رہی ہو ❁ بیماری دیکھ کر تمہاری آہیں بلند ہونا شروع ہو جائیں ❁ تنگی اور مشکلات دیکھ کر تم چیخ پُکار مچا دو ❁ زندگی کے دُکھ، دَرد، تکلیفیں، بُھوک، پیاس، اپنوں کی جدائی، محبّت کے دعویداروں کی بے وفائی تمہیں اندر باہَر سے ہِلا کر رکھ دے مگر

وَيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ (پارہ:4، سورۂ نساء:19)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

حقیقت میں تمہاری بھلائی، تمہاری بہتری، تمہاری ترقی، تمہاری کامیابی، درجات کی بلندی اسی میں ہوتی ہے۔

آزمائش؛ دِیوار یا دروازہ...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں عموماً آزمائشوں اور مشکلات کو رُکاوٹ سمجھا جاتا ہے، آج کے جدید دَور میں بھی اس کے لیے ہَرڈَل (*Hurdle* یعنی رُکاوٹ) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ پُورا سچ نہیں ہے۔ آزمائشیں رُکاوٹ نہیں ہوتیں، یہ سیڑھی ہوتی ہیں۔ ہماری زندگی میں آنے والی کوئی بھی مشکل، پریشانی، مصیبت، مالی مشکلات وغیرہ دِیوار نہیں ہیں کہ اب سامنے دِیوار آگئی ہے تو مجھے راستہ بدلنا پڑے گا یا دِیوار پھلانگنی پڑے گی۔ بلکہ یہ آزمائشیں دَرْوازہ ہوتی ہیں، ہم جب ایک آزمائش سے گزرتے ہیں تو ہمارے لیے اگلا دَرَجہ کھل جاتا ہے، ہمیں زندگی کے سَفَر میں ایک درجہ ترقی مِل جاتی ہے۔ کسی نے کہا تھا:

ضرور کچھ تو بنائے گی زندگی مجھ کو
قدم قدم پہ مرا امتحان لیتی ہے

اَہلِ بیت پر اتنی آزمائشیں کیوں...؟

حضرت امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ کی اَوْلادِ پاک میں آگے چل کر ایک بزرگ ہوئے ہیں: حضرت عَلِی بن حَسَن رَضِیَ اللہُ عنہما۔ یہ اور ان کے بھائی وغیرہ کچھ اَفراد وقت کے ظالِم حکمران جعفر دَوانیقی کے ہاں قید تھے۔

جعفر دَوانیقی بدنصیب نے ان پاک لوگوں کو 60 دِن تک ایسی جگہ قید رکھا جہاں سُورج کی روشنی پہنچتی ہی نہیں تھی، کب دِن ہوا، کب رات ہو گئی، انہیں مَعْلُوم ہی نہیں ہوتا تھا، نمازوں کے اَوْقات کا اندازہ لگانے میں بھی انہیں بہت مشکل پیش آتی تھی۔

اس قید و بند کی مشقت سے گھبرا کر ایک دِن حضرت عبد اللہ بن حَسَن رحمۃُ اللہِ علیہ نے امامِ علی بن حَسَن رحمۃُ اللہِ علیہ سے عرض کیا: اے عَلِی...!!

اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ مِنَ الْبَلَاءِ

ترجمہ: کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس آزمائش میں جکڑے ہوئے ہیں۔

اَلَا تَطْلُبُ اِلٰی رَبِّكَ اَنْ یَخْرُجَنَا مِنْ هٰذَا

ترجمہ: آپ اللہ پاک سے دُعا کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے۔

حضرت علی بن حَسَن رحمۃُ اللہِ علیہ کافِی دیر خاموش رہے، پھر فرمایا:

اِنَّ لَنَا فِی الْجَنَّةِ دَرَجَةً لَمْ نَكُنْ لَنَبْلُغُهَا اِلَّا بِهٰذِهِ الْبَلِیَّةِ

بیشک جنّت میں ہمارے لیے ایک خاص درجہ ہے، جس تک ہم ان آزمائشوں کے بغیر پہنچ ہی نہیں سکتے۔

اس کے بعد یہ حضراتِ عالی وقار 3 دِن مزید اسی قید و بند میں مبتلا رہے، پھر شہادت کا رُتبہ پاکر اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہو گئے۔

پتا چلا؛ بہت سارے بلند درجات ہوتے ہیں، بہت ساری ترقیاں اور کامیابیاں ہوتی ہیں، جن تک ہم صِرْف و صِرْف آزمائشوں سے گزر کر ہی پہنچ سکتے ہیں، اس کے عِلاوہ پہنچ ہی نہیں سکتے۔

کیا سمجھتے ہو؟ جنّت میں چلے جاؤ گے؟

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾

(پارہ:2، سورۂ بقرہ:214)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنّت میں داخِل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تم پر پہلے لوگوں جیسی حالت نہ آئی، انہیں سختی اور شدت پہنچی اور انہیں زور سے ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ رسول اور اس کے ساتھ ایمان والے کہہ اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سُن لو! بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔

ترجمانُ القرآن حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو قانونِ قدرت بتایا ہے کہ یہ دُنیا آزمائشوں کا گھر ہے، یہاں تمہیں لازمی، لازمی آزمایا جائے گا، جیسے پہلے انبیا کرام علیہمُ السّلام پر مشکلات آئیں تم پر بھی آئیں گی۔ [1]

1... تفسیر ابن ابی حاتم، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:214، جلد:1، صفحہ:335۔

سُورۂ عَنْکَبُوت میں تو اس بات کو اَور بھی کھول کر بیان کیا گیا، اِرْشاد ہوا:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ (پارہ:20، سورۂ عَنْکَبُوت:2)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں ہم ”ایمان لائے“ اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟

یعنی لوگ کیا سمجھ بیٹھے ہیں کہ صِرف لَا اِلٰهَ اِلَّا الله پڑھ لینے پر ہی چھوڑ دیئے جائیں گے؟ ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی...؟ نہیں! نہیں...!! آزمائش تو ہوگی، خُوب ہوگی، ❀ شدید تکلیفیں بھی آئیں گی ❀ مشکلات سے بھی گزرنا ہوگا ❀ اللہ پاک کی رضا کی خاطِر فجر میں بستر بھی چھوڑنا پڑے گا ❀ نفسانی خواہشات بھی مارنی پڑیں گی ❀ عبادات کی مشقت بھی اُٹھانی پڑے گی۔ تبھی تَو اِیْمان کا کمال ظاہِر ہو گا۔

یہ شہادت گہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے | لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

وضاحت: یعنی مسلمان ہونا کوئی عام بات نہیں ہے، کلمہ پڑھنے کا مطلب ہے کہ آدمی نے محبّتِ اِلٰہی دِل میں اُتار لی، اب جن مشکلات کا بھی سامنا ہو، مجھے مَنْظُور ہے۔ اس اقرار کا نام مسلمان ہونا ہے۔

سونا آگ میں جل کر ہی کندن بنتا ہے

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی حدیثِ پاک ہے، فرمایا:

اِنَّ اللهَ لَيُجَرِّبُ اَحَدَكُمْ بِالْبَلَاءِ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهٖ

ترجمہ: بیشک اللہ پاک آزمائش کے ذریعے تمہاری جانچ فرماتا ہے حالانکہ وہ تمہیں خوب جانتا ہے۔

پھر یہ جانچ ہوتی کیوں ہے؟ فرمایا:

كَمَا يُجَرِّبُ اَحَدُكُمْ ذَهَبَهٗ بِالنَّارِ

ترجمہ: جیسے تم اپنے سونے کی جانچ آگ کے ذریعے کرتے ہو۔[1]

آج کل بھی یہ انداز ہے، کبھی سُنار کی دُکان پر جانے کا موقع ملے تو اس سے پُوچھئے گا، سونا کھرا ہے یا کھوٹا ہے، یہ جانچنے کے لیے یہ لوگ اسے آگ میں جلاتے ہیں، جب پگھل جاتا ہے تو اس کا کھرا پَن یا کھوٹ واضِح ہو جاتا ہے۔

خیر! اب جب انسان کی جانچ کی جارہی ہوتی ہے تو نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

فَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْاِبْرِيْزِ فَذٰلِكَ الَّذِیْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ السَّيِّئَاتِ

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْاَسْوَدِ فَذٰلِكَ الَّذِیْ اِفْتَتَنَ

کوئی خالِص سونے کی طرح ہوتا ہے، جب اسے آزمائش کی بھٹی سے گزارا جاتا ہے تو سنہرا چمکدار ہو کر نکلتا ہے، یہ وہ بندہ ہے جسے اللہ پاک نے (آزمائش کے ذریعے) گُناہوں سے پاک کر دیا۔ جبکہ کوئی سیاہ سونے کی طرح ہوتا ہے کہ (آزمائش کی بھٹی سے گزرنے کے بعد) کالا سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ وہ بندہ ہے جو آزمائش میں ناکام ہو گیا۔[2]

---

1 ...شعب الایمان، الصبر علی المصائب...الخ، فصل فی ذکر مافی الاوجاع...الخ، جلد:7، صفحہ:181، حدیث:9924۔

2 ...شعب الایمان، الصبر علی المصائب...الخ، فصل فی ذکر مافی الاوجاع...الخ، جلد:7، صفحہ:181، حدیث:9924۔

بڑے درجے، بڑی آزمائش

ترمذی شریف میں حدیثِ پاک ہے، محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّ عِظَمَ الجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ البَلَاءِ

ترجمہ: بیشک بڑے اِنْعام، بڑی آزمائشوں سے ہی ملتے ہیں۔

وَاِنَّ اللہَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاھُمْ، فَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السَّخَطُ

ترجمہ: بیشک اللہ پاک جب کسی قوم سے محبّت فرماتا ہے تو انہیں آزماتا ہے، بَس جو آزمائش پر راضی رہا، اس کے لیے اللہ پاک کی رضا ہے، جو راضی نہ رہا، اس کے لیے ناراضی ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک کے الفاظ پر غور فرمایئے! میں نے پہلے عرض کیا نا کہ **آزمائش دِیوار نہیں بلکہ دَروازہ ہوتی ہے**۔ اس حدیثِ پاک نے یہ بات بالکل کھول کر بتادی، فرمایا:

اِنَّ عِظَمَ الجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ البَلَاءِ

ترجمہ: بیشک بڑا اِنْعام بڑی آزمائش ہی سے ملتا ہے۔

جزاء صِرف آخرت میں ملنے والے اَجْر کو نہیں کہتے، دُنیا میں بھی اللہ پاک کی جو عنایات، انعامات نصیب ہوتی ہیں، وہ بھی جزاء ہی ہیں۔ پتا چلا؛ دُنیا اور آخرت میں جو بھی بڑے درجات اور انعامات ملتے ہیں، آزمائشوں سے گزر کر ہی ملتے ہیں۔

---

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، صفحہ:570، حدیث:2396۔

سیرتِ یُوسُف علیہ السَّلام سے سبق

آپ کبھی قرآنِ کریم کی سُورۂ یُوسُف پر غور فرمایئے! ایک تَو یہ ہے کہ حضرت یُوسُف علیہ السَّلام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ تو ہیں ہی بہت اُونچے رُتبے والے، اس کے عِلاوہ سُورۂ یُوسُف ہمیں کامیابی کا روڈ میپ بھی دیتی ہے۔

آپ کامیابی کا رَیشو (**Ratio**) چیک کیجیے! ایک شخص ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا اور اس وقت کے دُنیا کے سب سے طاقتور تَرِین مُلک کا بادشاہ بن گیا۔ آپ کو ایسی مثالیں تاریخ میں نہیں مِل پائیں گی۔ اب ذرا حضرت یُوسُف علیہ السَّلام کی اس ترقی اور کامیابی کا روڈ میپ (**Road map**) دیکھیے!

منزل کیا ہے؟ سُورج، چاند اور 11 ستارے آپ کے حُضُور سجدہ ریز ہیں۔ اب اس منزل کی طرف سَفَر شروع ہوتا ہے ❁ اس سَفَر کا پہلا پڑاؤ کنعان کا کنواں ہے، یہ اگلی منزل پر جانے کا ایک دروازہ تھا ❁ جب آپ اس دروازے سے گزرے تو بازارِ مِصر میں پہنچ گئے، یہ اس سے اگلی منزل کا دروازہ تھا ❁ یہاں سے گزرے تو عزیزِ مِصر کے گھر پہنچ گئے ❁ یہاں اِلزام تراشیاں، عورتوں کی جانِب سے ناحق آزمائش کا سامنا ہوا، یہ اس سے اگلی منزل کا دروازہ ہے ❁ پھر آپ بغیر کسی جُرم کے جیل میں پہنچے، یہ آخری دروازہ تھا ❁ اس سے گزرے تو سامنے مِصر کا تختِ حکومت موجود تھا۔

آپ غور فرمایئے! سب سے پہلا پڑاؤ کنعان کا کُنواں ہے، جدید اِصطلاح میں اسے **Hurdle** (ہَرڈَل یعنی پہلی رُکاوٹ) کہا جائے گا مگر میں عرض کروں گا کہ مِصر کے تختِ حکومت پر پہنچنے کا پہلا دروازہ تھا۔ تَو آزمائش ہماری زِندگی میں دِیوار یا رُکاوٹ نہیں ہوتیں،

یہ کامیابیوں کے دروازے ہوتے ہیں۔

آسانی مشکلات کے ساتھ ہی ہوتی ہے

قرآنِ کریم نے کیا فرمایا:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾ (پارہ:30، سورۃ الم نشرح:5و6)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

ایک ہی بات کو 2 مرتبہ فرمایا گیا ہے، یہ دِلوں میں بات پختہ کرنے کے لیے ہے کہ آسانی تنگی سے گزر کر ہی ملے گی۔ ورنہ نہیں مِل سکے گی۔ اور عُلَمائے کرام نے ان 2 آیات کا معنیٰ لکھا کہ اس دُنیا میں آنے والی ایک تنگی کے ساتھ 2 آسانیاں ہوتی ہیں، مثلاً ہمیں بُخار آیا، یہ بُخار جب ہمارے جسم سے جُدا ہو گا تو ہمیں 2 چیزیں دے کر جائے گا: (1): ہمارا جسم تَوانا ہو جائے گا (2): ہمارے گُنَاہ جھڑ جائیں گے۔ تو ایک تنگی کے ساتھ 2 آسانیاں ہوتی ہیں، ایک اس دُنیا کی آسانی، دوسری آخرت کی آسانی۔

غرض؛ ہماری زندگی میں آنے والی آزمائشیں ہمارے رستے کی رُکاوٹیں نہیں بلکہ اگلی منزل تک پہنچنے کا دروازہ ہوتی ہیں۔ شاعرِ مشرق نے کہا تھا:

تندیٔ بادِ مُخالِف سے نہ گھبرا اَے عُقاب | یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لئے

آزمائش پر رَدِّ عمل کے 3 درجے

پیارے اسلامی بھائیو! آزمائشیں ہماری زندگی میں آتی ہی آتی ہیں ❁ جسمانی امراض سے لے کر بیرونی خطرات تک، بہت ساری آزمائشیں ہیں، یہ زِندگی آزمائشوں سے بھری

پڑی ہے۔ میں اس پر عرض یہ کروں گا کہ ہم ان آزمائشوں کو اپنی کامیابی کا ذریعہ بنائیں۔ دیکھیے! 3 درجے ہوتے ہیں: (1): آزمائش آئی تو رونا دھونا اور بے صبری شروع کر دی (2): دوسرا درجہ: آزمائش آئی اور صبر اِختیار کیا اور ثواب کے حقدار بن گئے (3): تیسرا درجہ ہے کہ ہم آزمائش پر صبر بھی کریں اور اسے اپنی دُنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بھی بنائیں۔

ہمارے ہاں عموماً لوگ پہلے درجے پر چلتے ہیں: ❁ آزمائش آئی تو رونا دھونا شُروع ❁ ہائے مَر گیا ❁ ہائے میرے ساتھ یہ ہو گیا ❁ بَس جی غُربت ہے کہ جان ہی نہیں چھوڑتی ❁ بَس جی کیا کہیں: بیماریوں نے گھیرا ہوا ہے، بیٹی بیمار تھی، وہ ٹھیک ہوئی تو اَمّی جان بیمار ہو گئیں، وہ ٹھیک ہوئیں تو میں خُود بیمار ہو گیا۔ یُوں لوگ روتے دھوتے رہتے ہیں، یہ تو خطرناک سٹیج (*Stage*) ہے، دُنیا ہی میں نہیں آخرت میں بھی نقصان پہنچا سکتی ہے۔

پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ

ترجمہ: یعنی جو آزمائش پر راضی ہو گیا، اس کے لیے اللہ پاک کی رضا ہے، جو راضی نہ ہوا، اس کے لیے اللہ پاک کی ناراضی ہے۔[1]

لہٰذا ہم نے پہلی سٹیج پر تو رہنا ہی نہیں ہے، آزمائش آئی اس پر صبر کرنا ہے، اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنا ہے۔ البتہ! میں مشورہ دُوں گا کہ آپ اس سے بھی اگلی سٹیج پر جائیں: آزمائش کو کامیابی کا ذریعہ بنائیں، کیسے بنائیں گے؟ چند نسخے عرض کرتا ہوں:

---

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، صفحہ:570، حدیث:2396۔

آزمائش کو کامیابی کا ذریعہ بنانے کے طریقے

(1): آزمائش کو سزا نہیں بلکہ تربیت سمجھیں۔ یعنی کوئی آزمائش آئی تو یہ نہ کہیں کہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا؟ بلکہ یہ سوچیں کہ اس آزمائش کے ذریعے مجھے سیکھنے کو کیا مِل رہا ہے؟ ۞ میری کون سی کمزوری ہے جو اس آزمائش کے ذریعے ختم کی جارہی ہے؟ ۞ میرے اندر کونسی چھپی ہوئی صلاحیت ہے جو اس آزمائش کے ذریعے عیاں کی جارہی ہے؟ بہت مرتبہ ہمیں ہی پتا نہیں ہوتا کہ **میں اتنی بڑی مشکل کو بھی حل کر سکتا ہوں** مگر جب مشکل آتی ہے تو اسے حل کر گزرتے ہیں۔ یُوں ہماری چھپی ہوئی صلاحیت ہم پر واضِح ہو جاتی ہے۔ لہٰذا زندگی میں جب بھی کسی آزمائش سے گزریں تو خُود سے 3 سُوال کریں: (۱): میں نے اس آزمائش سے کیا سیکھا؟ (۲): میری کونسی کمزوری یا صلاحیت مجھ پر واضِح ہوئی؟ (۳): اب میں نے خُود میں کیا تبدیلی لانی ہے؟

(2): آزمائش کو کامیابی کا ذریعہ بنانے کا دوسرا طریقہ مشکل وقت میں بھی عَمَل جاری رکھیں۔ ہمارے ہاں لوگ مشکل آنے پر کام چھوڑ دیتے ہیں، مثلاً: بیمار تھا، اس لیے نماز نہیں پڑھ پایا، سَر میں شدید دَرْد تھا، اس لیے آج درود شریف کا وظیفہ رہ گیا۔ یہ نہ کریں، رفتار کم کرلیں، مگر عمل کو بالکل چھوڑ نہ دیں، ورنہ آزمائش آپ کو فائدہ دینے کی بجائے نقصان پہنچا جائے گی، آگے بڑھانے کی بجائے، پیچھے دھکیل دے گی۔

(3): اللہ پاک کی حکمت پر اعتماد رکھیں۔ یعنی یہ پکّا یقین رکھیں کہ یہ آزمائش مجھے نئی آسانیاں دے کر جائے گی۔ ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بقیعِ پاک میں تھے، وہاں کچھ پتھر پڑے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس پتھر کی

طرف اِشارہ کر کے فرمایا:

وَاللّٰہِ لَوْ کَانَتِ الْعُسْرُ جَآءَتْ تَدْخُلُ الْحَجَرَ لَجَآءَتِ الْیُسْرُ حَتّٰی تَخْرُجَھَا

خُدا کی قسم! اگر تنگی اور مشکل آکر اس پتھر کے اندر داخِل ہو تو اس کے پیچھے پیچھے آسانی بھی داخِل ہو جائے گی تاکہ اس تنگی کو اس کے اندر سے نکال دے۔[1]

پتا چلا؛ ہر مشکل اپنے ساتھ آسانی لاتی ہے، لِہٰذا آزمائش کے بعد آنے والی اس آسانی کو دیکھیں، اس پر غور کریں اور اُس آسانی کو اپنی زندگی میں اپنالیں۔ بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم دوسروں کو سمجھا رہے ہوتے ہیں: بیٹا! یہ کام نہ کرنا۔ بیٹا پوچھتا ہے: کیوں نہ کروں؟ آپ بتاتے ہیں: بیٹا! آج سے 10 سال پہلے میرے ساتھ یُوں ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا تھا۔ یعنی آج سے 10 سال پہلے ہماری زندگی میں جو ایک مشکل آئی تھی، وہ ہمیں ایک تجربہ دے کر گئی، اس تجربے نے ہمیں زندگی میں مضبوط اور میچور بنا دیا۔

لِہٰذا آزمائش کے بعد یہ جو مضبوطی اور میچورٹی (***Maturity***) آتی ہے نا، اسے اُس آزمائش کے اندر سے خُود اَخذ کرنا ہوتا ہے۔ آپ نے سُنا ہو گا: آدمی گِر گِر کر بڑا ہوتا ہے۔ مطلب کیا ہے؟ آدمی کو ٹھوکر لگتی ہے، اس سے سیکھتا ہے، پھر ٹھوکر لگتی ہے، پھر سیکھتا ہے، یُوں سیکھ سیکھ کر بہت ماہِر تجربہ کار بن جاتا ہے۔ لِہٰذا ہر آزمائش میں سے یُوں سبق نکالتے جائیے! آسانیاں دیکھتے جائیے! اور آزمائشوں کو اپنی ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بناتے چلے جائیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 … تفسیر درمنثور، پارہ:30، سورۂ نشرح، زیرِ آیت:5-6، جلد:8، صفحہ:550۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قاعِدہ موبائِل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے *I.T* ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل اپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **مدنی قاعِدہ (Madani Qaida)**۔ اس اپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (*Audio*) شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (*Click*) کریں گے، آڈیو (*Audio*) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا،یُوں اس اپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (*Practice*) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ اس اپلی کیشن سے خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: غسل میں تاخیر کرنا گناہ نہیں۔

وضاحت: بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس پر غسل فرض ہوتا ہے تو چلتے پھرتے وقت اس کے گناہ لکھے جاتے ہیں، ایسا کہنا درست نہیں ہے، اگر ایسا ہو تا وہ غسل خانہ کی طرف چل کر کیسے جائے؟ یہ ایک غلط فہمی ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔[1] ہاں! یہ یاد رکھیے!

---

1 ...ملفوظاتِ امیر اہلسنت، جلد:2، صفحہ:27۔

اگر غسل کرنے میں اتنی تاخیر کردی کہ نماز قضا ہوگئی تو یہ گناہ ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی احکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

50 سال کے گناہ کی معافی

قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص روزانہ 2 سو مرتبہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھے گا، اس کے 50 سال کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:984، حصّہ:5 ماخوذاً۔

2 ...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، صفحہ:674، حدیث:2898۔